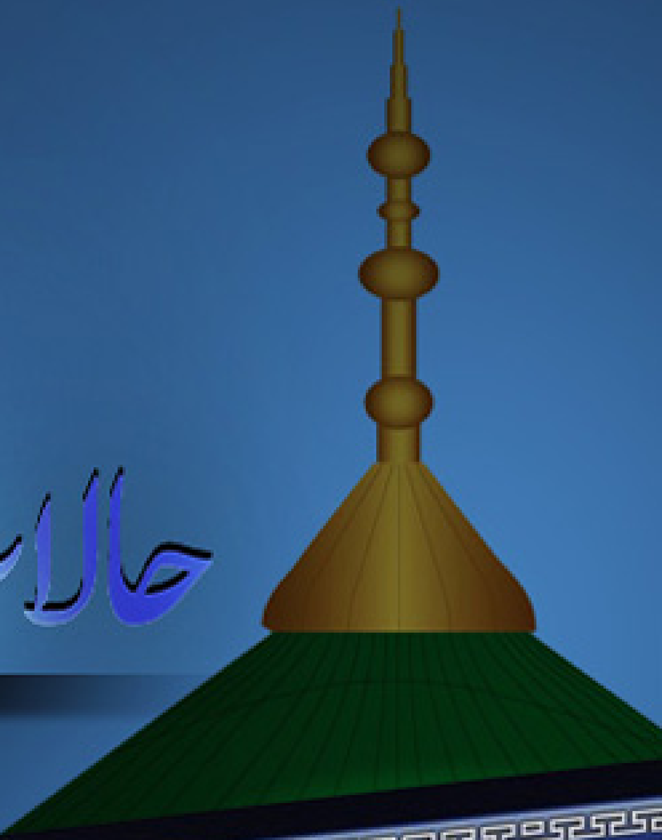

حالاتِ زندگی

شہزادیٔ رسول، خاتونِ جنت حضرت
سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۳ رمضان المبارک ۱۱ھ)

پیشکش:
مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمۃالزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خلاصہ :

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رحمتِ عالمیان، سرورِ کون ومکان، سید انس وجان، محبوبِ رحمٰن عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے، فاطمہ انسانی حور ہے۔

تاریخِ ولادت باسعادت ومقامِ ولادت :

شہزادیٔ رسول، خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی چوتھی صاحبزادی ہیں، اعلانِ نبوت سے قبل یا بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت ہوئی۔

فضائل کریمہ :

اللہ اکبر! ان کے فضائل ومناقب کا کیا کہنا؟ ان کے مراتب ودرجات کے حالات سے کتب احادیث کے صفحات مالامال ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ سیدۃ نساء العالمین (تمام جہان کی عورتوں کی سردار) اور سیدۃ نساء اہل الجنۃ (اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار) ہیں۔ ان کے حق میں ارشاد نبوی ہے کہ فاطمہ میری بیٹی میرے بدن کی ایک بوٹی ہے جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ (مشکوۃ المصابیح، ٥٦٨، زرقانی، ج٢، ص٢٠٤) اللہ عزوجل قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الاحزاب: ٣٢) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔ سورہ الاحزاب کی آیت کریمہ نمبر ٣٢ کے تحت صدر الافاضل، بدر الاماثل سید مولانا نعیم الدین مرادآبادی ارشاد فرماتے ہیں: یعنی: گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو۔ اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہلِ بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات اور حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زہرا اور علی مرتضٰی اور حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں، آیات واحادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، ان آیات میں اہلِ بیتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ وپرہیزگاری کے پابند رہیں، گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوّث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے۔ اس طرزِ کلام سے مقصود یہ ہے کہ اربابِ عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقوی وپرہیزگاری کی ترغیب دی جائے۔

تعلیم وتربیت :

مدینۃ العلم کی لختِ جگر اور بابِ علم کی زوجہ محترمہ کے علم وعرفان اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ آپ کا نام نامی فاطمہ اور لقب بتول اور زہرا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر اور سب سے زیادہ محبوب ہیں، انہیں تکلیف پہنچانے والے پر اللہ کا غضب ہے، اور ان کی تکلیف سے سرکار کو دکھ پہنچتا ہے، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل میں سے سب سے پہلے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد اپنی ملاقات کی انہیں خوشخبری سنائی، آپ کے مقام ومرتبہ کا یہ عالم ہے کہ میدانِ محشر میں آپ

کی تشریف آوری پر تمام کو نظریں جھکانے کا حکم دیا جائے گا،مزید آپ کا شانِ شرف یہ کہ آپ جہاں کی عورتوں سے افضل اور تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثل عالم میں نہیں ہے۔

دینی خدمات:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح امام المشارق والمغارب شیر خدا تمام صوفیانِ اہلِ صفا کے پیشوامولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا،آپ ہی سے ساداتِ کرام کا سلسلہ آگے بڑھا، خلق کے ہادی ورہبر حضرت سید نا امامِ حسن اور امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ ہی کے صاحبزادے ہیں جنھوں نے دین کی ایسی خدمت کی جسے زمانہ یاد کرتا رہے گا۔

کرتا رہے گا یاد زمانہ عظمت حسین کی پڑے گی ہر دور میں ضرورت حسین۔

عقدِ مسنون:

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو عظیم، محمود، کریم، مقصود، قدیم اور موجود ہے۔جس نے اہلِ حقیقت کے لئے آسمانِ توفیق کے کناروں سے سعادت کے ستارے ظاہر فرمائے اور آراستہ وجود کو درجۂ شہود کے آئینوں میں چمکایا۔ توجس نے مطلوب کو سمجھا وہ مقصود کو پہنچا۔اس نے موسم بہار کو درختوں کے نئے پتوں کے ذریعے مزین کیاکہ وہ خوبصورت وعمدہ پوشاک میں ، نرم ونازک ٹہنیوں کے ساتھ جھومتے ہیں اوران کے پتوں میں خوبصورت آواز والے پرندوں کو درختوں کے منبروں پر ٹھہرایاکہ سحرکے وقت مالک ومعبود عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتے ہیں۔اس نے عقل کو جملہ دلائل میں سے انسانی اعضاء اور آنکھوں پر حاکم بنایا اور عقل نے انہیں اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے عجائبات میں غوروفکر کا حکم دیا۔ چنانچہ،انہوں نے انگور اور گندم کے دانوں کے خوشوں کا مشاہدہ کیاتو غوروفکرکے بعد بنانے والے کی قدرت پر حیرت زدہ ہیں کہ کس طرح اُس نے سرکش ومنکرین (کو سمجھانے) کے لئے مختلف موجودات کوپیدافرمایااور قطعی دلائل قائم فرمائے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے سخت ومضبوط چٹانوں سے نہریں جاری فرمائیں، درختوں سے پھولوں کو ظاہر کیااور لکڑی سے پھلوں کو نکالا۔اس نے آسمان کو چاند وسورج سے آراستہ کیا۔بطحائے مکہ کو حضرت ابوبکرصدیق وعمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہماسے فضیلت بخشی۔خاتونِ جنت حضرت سید تنافاطمۃالزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہاکو حضرات حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہماسے نوازا اور اِن کے ناناجان ، رحمتِ عالمیان ،سرورِذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو سب سے زیادہ عزت وشرف عطا فرمایا۔کتنے ہی اس کے مشتاق، حسرت ویاس کے پیکر بنے ہوئے ہیں کہ اس کے شوق میں اعلیٰ نسبوں نے جفاکش ٹانگوں کے ذریعے انتھک کوششیں کیں۔پس انہوں نے ہجرورکاوٹ کے جنگل کو طے کرلیاپھرجب وہ اس مجلس میں پہنچ جاتے ہیں توانہیں جھومتاہوا دیکھے گااور جب کوئی حُدی خواں ان کے سامنے حمدِالٰہی عزوجل کا نغمہ گنگناتاہے توان کے رخساروں پرآنسورواں ہوجاتے ہیں۔جب آسمانِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پرحضرتِ سید تنافاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکاآفتابِ حسن وجمال چمکااورافقِ عظمت وجلال پرآپ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکابدرِکمال طلوع ہوا، تونیک خصلت ذہنوں میں اپ رضی اللہ تعالیٰ عنہاکاخیال آیا، مہاجرین وانصارکے معززین نے پیغامِ نکاح دیا۔لیکن رضائے الٰہی عزوجل کے ساتھ مخصوص ذات نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: میں خدائی فیصلے کامنتظرہوں۔حضرتِ سیدناابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرتِ سیِّدناعمرفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پیغامِ نکاح عرض کیاتوان سے بھی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے یہی ارشادفرمایا: یہ معاملہ اللہ عزوجل کے ذمۂ کرم پرہے۔ رشتے کے لئے میرے جیسااور کوئی نہیں لیکن غربت نے مجھے اس سے روک رکھاہے۔حضرتِ سیدناابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے علی! ایسانہ کہو! اللہ عزوجل اوراس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے نزدیک دنیااور جوکچھ اس میں ہے،اُڑتے غبار کی مانند ہے۔

انسانی حور:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رحمتِ عالمیان، سرورِ کون ومکان، سیدِ انس وجان، محبوبِ رحمٰن عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے، فاطمہ انسانی حور ہے۔
(صحیح البخاری، الحدیث: ٣٧٦٧، ج٣، ص٣٠٦) (تاریخِ بغداد، الحدیث: ٦٧٧٢، ج١٢، ص٣٢٨)

مروی ہے: حضرتِ سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دن سرکارِ والاتبار، محبوبِ ربِّ غفار، دوعالم کے مالک ومختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ میں جنتی پھل دیکھنے کی خواہش کی توحضرتِ سیدنا جبرائیلِ امین علیہ السلام سیّد الکونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں جنت سے دوسیب لے کر حاضر ہوگئے اور عرض کی: اے محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم)! خدائے رحمٰن عزوجل جس نے ہر شے کا اندازہ رکھا، فرماتا ہے: ایک سیب آپ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) کھائیں اور دوسرا خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو کھلائیں پھر حقِ زوجیت ادا کریں، میں تم دونوں سے فاطمۃ الزہراء کو پیدا کروں گا۔ چنانچہ، حضور نبیِّ مختار، محبوبِ غفّار عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرتِ سیدنا جبریلِ امین علیہ السلام کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ جب کفار نے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کرکے دکھائیں۔ ان دِنوں حضرت سیّدتُنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرتِ سیّدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حمل مبارک ٹھہر چکا تھا۔ حضرتِ سیّدِتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اس کی کتنی رسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو جھٹلایا۔ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ تو حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے بطنِ اطہر سے ندا دی: اے امی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ عزوجل میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔
جب مدتِ حمل پوری ہوئی اور حضرتِ سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرے کے نور سے منور ہوگئی۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور، سلطانِ بحر وبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو جب جنت اور اس کی نعمتوں کا اشتیاق ہوتا تو حضرتِ سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بوسہ لے لیتے اور ان کی پاکیزہ خوشبو کو سونگھتے اور جب ان کی پاکیزہ مہک سونگھتے تو فرماتے: فاطمہ تو انسانی حور ہے۔ (سیرتِ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم، ص٦٩٩)

اولادِ امجاد:

٢ھ میں امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکمِ مبارک سے تین صاحبزادگان حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تین صاحبزادیوں زینب وام کلثوم ورقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی ولادت ہوئی۔ حضرت محسن و رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو بچپن ہی میں وفات پاگئے۔ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ جن کے شکم مبارک سے آپ کے ایک فرزند حضرت زید اور ایک صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیدائش ہوئی اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ (مدارج النبوۃ، ج٢، ص٤٦٠)

وفات ومدفن:

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کا حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قلب مبارک پر بہت ہی جانکاہ صدمہ گزرا۔ چنانچہ وصال اقدس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کبھی ہنستی ہوئی نہیں دیکھی گئیں۔ یہاں تک کہ وصال نبوی کے چھ ماہ بعد ٣ رمضان ١١ھ منگل کی رات میں آپ نے داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ حضرت علی یا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور سب سے زیادہ صحیح اور مختار قول یہی ہے کہ جنۃ البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (مدارج النبوۃ، ج٢، ص٤٦١، سیرتِ مصطفیٰ، ص٦٩٩)